REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۸

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ

۷ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۳۱ ظہور ۱۳۳۹ ہش | ۳۱ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳۰ اگست بوقت ½ ۹ بجے صبح

حضور کو رات کچھ بے چینی کی تکلیف رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

کانگو اور کاٹنگا کی فوجوں میں جھڑپیں شروع ہو گئیں

کسی شخص کے ہلاک یا مجروح ہونے کی اطلاع نہیں ملی مشترک سرحد پر اقوام متحدہ کی فوج پھیل گئی

الزبتھ ول ۳۰ اگست۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ کل کسائی اور کاٹنگا کی مشترک سرحد پر کانگو اور کاٹنگا کی فوجوں میں پھر تصادم ہوا لیکن کسی شخص کے ہلاک یا مجروح ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ دونوں فوجوں نے سرحد کے غیر جانبدار علاقے میں ایک دوسرے پر گولیاں برسائیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی شخص کے گولی نہیں لگی — اس اثناء میں کاٹنگا کے معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ کاٹنگا میں دفاعی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ کاٹنگا کے دفاعی افسروں نے تین دفاعی لائنیں قائم کر دی ہیں۔ جو جنوب میں کامینیا (بلجیم کارڈر) سے شروع ہو کر کانگولو تک جاتی ہیں۔ جو شمال میں ۴۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ان تینوں دفاعی لائنوں کے درمیان ایک سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ کسائی سے کاٹنگا میں داخل ہونے والے تمام راستے ۲۰ میل تک تباہ کر دیئے گئے اور زیادہ تر پل بارود سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ سرحد کو کئی سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور ہر سیکٹر کو ایک ذمہ دار افسر کی کمان میں دے دیا گیا ہے۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ کاٹنگا کی فوج خندقی توپوں اور مشین گنوں سے مسلح ہے اور اس نے سرحدی علاقوں میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔ لیکن اس کے پاس کوئی بڑا طیارہ یا لڑاکا طیارہ نہیں۔ اس کے پاس ایسے طیارے ہیں جو صرف معلومات کے لئے پرواز کر سکتے ہیں۔

م سرحدی علاقوں میں نئے رنگروٹوں کو تربیت دی جا رہی ہے۔ ایک ماہ تک فوجی پولیس کی تعداد دگنی کر دی جائیگی۔ اسی طرح امدادی پولیس کے لئے بھی سابق فوجیوں کی بھرتی کی جا رہی ہے۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کی فوج کسائی اور کاٹنگا کی مشترک سرحد پر پھیل گئی ہے۔

شمالی بھارت کے اضلاع میں ہیضہ اور سیلاب کی تباہ کاریاں

یوپی میں ہیضہ سے ۴ ہزار اموات۔ مشرقی پنجاب میں سیلاب سے ۲۲ ہزار افراد بے خانماں ہو گئے

نئی دہلی ۳۰ اگست۔ غیر سرکاری اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ہیضہ اور سیلاب دونوں ملکر شمالی بھارت کے اضلاع میں موت اور تباہی پھیلا رہے ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق صوبہ یوپی میں ہیضے کی وبا سے اموات کی تعداد ۴ ہزار سے زیادہ تک پہنچ گئی ہے۔ مشرقی پنجاب میں اندازاً ۲۲ ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں یہاں کے سیلاب ایک ہزار دیہات کو لپیٹ میں لے چکے ہیں۔ اور تقریباً ½۲ ہزار مکان زیر آب آ چکے ہیں امدادی کام کرنے والے سرکاری حکام نے کل مشرقی پنجاب اور صوبہ بہار میں سیلاب سے تباہ شدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ بہار میں ۴۰ افراد ہلاک ہوئے اور ۴۲

۴۲ مشرقی پنجاب میں مکانات گرنے سے ہی اموات کی اطلاع ملی ہے۔ صوبہ یوپی کے صرف ایک شہر میں گزشتہ ہفتہ تقریباً ساٹھ جانیں ہیضہ کی نذر ہو گئیں اور دہلی کے میونسپل علاقے میں معدے کی بیماری اور ہیضے سے مرنے والوں کی تعداد ستتر تک پہنچ گئی ہے۔ ادھر طغیانی سے بھرا ہوا دریائے جمنا دہلی یونین کے علاقے میں ۴۰ دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ بہت سے دیہات سے انسانوں اور مویشیوں کو نکال لیا گیا ہے۔

طیارے کی تباہی سے ۶۳ ہلاک

ڈاکر (مغربی افریقہ) ۲۹ اگست۔ ایر فرانس کا چار انجن والا سپر کانسٹی لیشن طیارہ ڈاکر سے تھوڑی دور سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس میں ۶۳ مسافر اور ہوا باز تھے جو سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

پاکستان نے ۸ گول سے ہرا دیا

روم ۳۰ اگست۔ اولمپک مقابلوں کے سلسلہ میں کل پاکستان کی ہاکی ٹیم نے پولینڈ کو آٹھ گول سے ہرا دیا۔ قبل ازیں پاکستان کی ٹیم آسٹریلوی ٹیم کو تین گول سے ہرا چکی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

خطبہ نکاح

اسلام نے انسان کے لئے جو قیود اور پابندیاں تجویز کی ہیں وہ ہمارے لئے سراسر رحمت اور خیر و برکت کا موجب ہیں

عملی زندگی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرو کہ یہی ہمارے لئے کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

شادی بیاہ کے موقعہ پر بھی اسلامی احکام کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء — بمقام قادیان

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ نکاح ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم پیر صلاح الدین صاحب ابن محترم پیر اکبر علی صاحب مرحوم و مغفور کے نکاح کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ ادارہ زود نویسی یہ خطبہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
ایک زمانہ عرب پر ایسا آیا ہے کہ

رسم و رواج کی پابندیوں

میں وہ ایسے جکڑے گئے تھے کہ گویا وہ قیدی تھے صرف اتنا فرق تھا کہ آجکل کے قیدیوں کی طرح وہ چاردیواری میں بند نہ تھے۔ مگر ان کی وہ قید چاردیواری کی قید سے بھی زیادہ سخت تھی۔ کیونکہ آجکل کے قیدی جن کمروں میں بند رہتے ہیں۔ ان کی دیواریں تو آخر ان سے چند گز کے فاصلہ پر ہی ہوتی ہیں مگر وہ جو اپنے جسم میں قید تھے۔ ان کی قید تو قید خانہ سے بھی سخت تھی اور ان کی ان جکڑ بندیوں اور قیدوں سے جو اپنی انتہاء کو پہنچ چکی تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر انکو آزاد کرایا۔ اور وہ غلامی اور قیود جو انہوں نے جائز آزادی کو تلف کئے ہوئے تھیں ان کو یکدم اڑا دیا۔ اور ان قیود کی جگہ ایک ایسا نیا قانون نافذ کیا گیا جو انسانی جذبات کے مناسب حال اور کامل آزادی دینے والا تھا۔

درحقیقت آزادی اور غلامی میں

قید و بند کا فرق

نہیں۔ کیونکہ وہ شخص جس کو ہم غلام کہتے ہیں اس کو بھی کچھ نہ کچھ آزادیاں ہوتی ہیں اور جسے ہم آزاد کہتے ہیں۔ درحقیقت اس کے اوپر بھی بعض قیود ہوتی ہیں۔ ہم جب کسی کو قیدی یا غلام کہتے ہیں۔ تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ اس شخص کے اوپر تو کچھ پابندیاں ہیں۔ اور جس کو ہم آزاد کہتے ہیں وہ ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد ہے۔ بلکہ درحقیقت دونوں کے اوپر ہی بعض پابندیاں ہوتی ہیں۔ اور دونوں ہی بعض قیود سے آزاد بھی ہوتے ہیں۔ مگر آجکل غلام اسے کہا جاتا ہے۔ جس پر رواجی قید ہو اور آزاد اسے کہا جاتا ہے۔ جس پر کوئی جابرانہ رواجی قید نہ ہو۔ یعنی ایک قیدی کو اس لئے قیدی کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے مثلاً قتل کیا یا کوئی اور جرم کیا تو حکومت نے اس کو بطور سزا قید کر دیا۔ اگر اسے کھول دیا جائے تو وہ فوراً بھاگ جائے۔ مگر وہ ماں جو اپنے گھر میں ہے۔ اور اس کا اکلوتا بیٹا سخت بیمار پڑا ہے۔ اور وہ اس کی چارپائی پر اس کے پاس بیٹھی ہے کیا وہ قیدی نہیں؟ وہ بھی قیدی ہے۔ بلکہ وہ اس پہلے قیدی کی نسبت

زیادہ سخت قسم کی قید

میں ہے۔ گو باوجود اس کے ہم اسے اس لئے قیدی نہیں کہتے کہ وہ کسی جرم یا کسی گناہ کے بدلہ میں قید نہیں بلکہ اپنے بچہ کی محبت کی وجہ سے اس کے پاس بیٹھی ہے گو ایسے حالات میں اگر ایک قیدی کو کہا جائے کہ بھاگ جا اور اس کے لئے بھاگنا ممکن ہو۔ تو وہ ضرور بھاگ جائیگا۔ اور اگر اس کے لئے بھاگنے کا کوئی امکان ہی نہ ہو۔ تو بھی اس کا منشاء ضرور ہوتا ہے کہ موقعہ ملے تو وہاں سے بھاگ نکلوں اور اس کے دل میں ہر وقت بھاگنے کی خواہش موجود ہوتی ہے۔ مگر وہ ماں جو اپنے اکلوتے بیمار بیٹے کی چارپائی پر بیٹھی رہتی ہے۔ اس کو تو بھاگنے کی خواہش بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر تم اسے کہو کہ وہ کیوں بھاگ نہیں جاتی۔ تو وہ اس سے ناراض ہوگی۔ اور کہے گی کہ تم میرے اور میرے اکلوتے بیٹے کی جان کے دشمن ہو۔ پھر بعض لوگوں کو تین تین چار چار مہینے کی قید ہوتی ہے۔ اور بعض کو قید بامشقت ہوتی ہے:

مگر

اس کے مقابل پر دیکھ لو

کیا ایسی ہی قید بعض حاملہ عورتوں کو ہوتی ہے یا نہیں؟ کئی حاملہ عورتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق چار چار پانچ پانچ مہینے چلنا پھرنا بند کر دیتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو چھ چھ سات سات آٹھ آٹھ اور نو نو مہینے یعنی پورے ایام حمل تک ڈاکٹر عورتوں کو چلنے سے منع کر دیتے ہیں۔ اور تاکید کرتے ہیں کہ اس مریضہ کے لئے ہلنا نہایت مضر ہے اور وہ بے چاری

اتنی لمبی مدت تک

چارپائی پر پڑی رہتی ہیں۔ اور کروٹ تک بدل نہیں سکتیں۔ مگر کوئی شخص اس کا نام قید نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ لوگ جو "حریت" "حریت" پکارتے رہتے ہیں۔ عورتوں کی اس پابندی کو "حریت" کے خلاف قرار دیتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ یہ قید کسی حکومت کی طرف سے نہیں جابرانہ طور پر نہیں۔ بلکہ جس طرح حکومت نے

بعض افراد پر قیدیں

لگا رکھی ہیں۔ اسی طرح قانون قدرت میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے بعض پابندیاں عورتوں پر لگا دی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اولاد پیدا کریں۔ اس لئے حاملہ عورتوں کو بعض حالات میں ڈاکٹروں کی ہدایات کے مطابق لیٹے رہنا پڑتا ہے تو

جسے ہم آزاد کہتے ہیں

دراصل وہ بھی بعض پابندیوں میں جکڑا ہوا ہوتا ہے۔ اور جسے ہم غلام یا قیدی کہتے ہیں وہ بھی بعض باتوں میں آزاد ہوتا ہے۔ چنانچہ چور جب قید ہوتے ہیں۔ تو باوجود قید ہو جانے کے ان کی روح آزاد ہوتی ہے۔ اور وہ یہ سوچتے رہتے ہیں۔ کہ اس جگہ سے جب بھی چھوٹیں گے۔ تو وہ اس چوری کو پورا کر کے چھوڑیں گے۔ یا قتل کے ارادہ میں پکڑے جاتے ہیں۔ اور ابھی فعل قتل کو مکمل نہیں کیا ہوتا۔ تو وہ دل میں یہ عہد کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ اب اگر اس قید سے نکل گئے تو اس قتل کو مکمل کر کے رہیں گے۔
ایسا شخص بے شک آزاد ہے اور

"مادر پدر آزاد"

شخص بھی آزاد ہے۔ مگر درحقیقت ایسے شخص کو کوئی بھی شریف انسان آزاد نہیں کہے گا اور نہ اس کے اس طریق کو آزادی سے تعبیر کرے گا۔

لیکن ایک شخص جو اپنے گھر میں ہی بیٹھا ہوا ہے۔ اور جو اس چوری یا قتل وغیرہ کے جرائم میں سے کسی ایک جرم کا خیال بھی دل میں آنے نہیں دیتا۔ اور اگر کسی وقت کوئی معمولی سا خیال بھی آجائے تو وہ فوراً اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے تو اس پر بظاہر کونسی قید ہے جس کی وجہ سے وہ ایسا کرتا ہے؟
تو

غلامی اور قید دراصل نسبتی امر ہیں

بعض باتوں میں ایک غلام آزاد ہوتا ہے اور بعض باتوں میں ایک آزاد بھی مقید ہوتا ہے۔

اسلام نے بھی ایسی کلی آزادی نہیں دی کہ لوگ جو چاہیں کریں۔ بلکہ اسلام نے بھی بعض باتوں پر قیود لگا دی ہیں کہ ایسا نہ کرو اور بعض باتوں میں جو لوگوں کی بھلائی کی تھیں انہیں آزادی دے دی ہے۔ گویا صرف نسبت کا فرق ہو گیا۔ مثلاً پہلے بھی وہ اپنے اموال کو خرچ کرتے تھے مگر اب یہ کہا گیا کہ اسلام سے پہلے تو تم اپنے اموال کو غریبوں اور مسکینوں پر خرچ کرنے کی بجائے شراب نوشی اور جوئے بازی میں خرچ کیا کرتے تھے لیکن اب یہ قید لگائی جاتی ہے کہ تم روپیہ تو خرچ کرو مگر نیک کاموں میں خرچ کرو۔ شراب وغیرہ میں خرچ نہ کرو۔

تو بیلی قیدیں جو ناجائز طور پر انہوں نے اپنے اوپر لگا رکھی تھیں۔ اسلام نے ان کو دور کر دیا اور

بعض نئی قیدیں

جو ان کے لئے مفید تھیں وہ ان پر لگا دیں۔ اور یہ آزادی یعنی "حریت" کے خلاف نہیں ہر ایک کے اوپر کچھ نہ کچھ قیدیں خواہ وہ شرعی ہوں یا اخلاقی ہوں یا ذہنی ہوں عائد ہوتی ہیں مثلاً وہ لوگ جو حریت یعنی "حریت ضمیر" اور "حریت افعال" کے بڑے حامی ہیں کیا ان میں سے کوئی اپنے باپ کو جوتے لگانے یا اپنی ماں کو چوٹی سے پکڑ کر مارنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے وہ نہ تو خود ایسا کرنے کیلئے تیار ہو سکتا ہے اور نہ ہی تم اس کی ایسی حرکت کو پسند کرو گے۔ بلکہ تم بھی اس پر ایک ذہنی قید وارد کرو گے اور کہو گے کہ کامل آزادی سے یہ مطلب نہیں کہ انسان "مادر پدر آزاد" ہو۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں مبعوث ہو کر لوگوں کو

ایک بہت بڑی حریت

عطا فرمائی ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ اب انسان اپنے ہر عمل میں آزاد ہے یا جیسے عیسائی کہتے ہیں کہ شریعت لعنت ہے (گلتیوں ۳/۱۳) اسی طرح نعوذ باللہ ہم شریعت کے احکام سے آزاد ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کام میں تم کو بتاتا ہوں وہ کرو اور جن سے میں روکتا ہوں ان سے بچو کیونکہ تمہارا اس میں فائدہ ہے۔ تو بعض قیود اور پابندیاں اچھی ہوتی ہیں اور بعض قیود اور پابندیاں بری ہوتی ہیں۔ جو اچھی پابندیاں تھیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر لگا دیں۔ اور جو بری رسوم تھیں ان سے بچنے کی قیود ان پر عاید کر دیں اور یہ ان لوگوں کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی۔ آخر وہ پہلے بھی بعض کاموں کو چھوڑنے کی قیود اپنے اوپر رکھتے تھے اور بعض کاموں کو کرنے کی پابندیاں

جکڑے ہوئے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عائد کردہ پابندیوں کو ایک عرصہ کے بعد لوگوں نے پس پشت ڈال دیا اور اس نور کو جو ان کی طرف نازل کیا گیا تھا رد کر کے اپنے آپ کو غلط حریت کا دلدادہ بنا لیا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے خدا تعالے نے کروڑوں کروڑ میل پر سورج کو رکھا ہے جو بدبودار جگہوں جوہڑوں، تالابوں، نالیوں، نہروں دریاؤں اور سمندروں وغیرہ سے بخارات کو اٹھاتا ہے۔ اور پھر اس پانی کو نہایت مصفا کر کے واپس لوٹاتا ہے۔ مگر انسان اس صاف کئے ہوئے پانی کو پی کر پیشاب۔ پسینہ یا بلغم وغیرہ بنا کر پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کا حال ہے کہ خدا تعالے تو اس کو نہایت

پاک مصفا اور مطہر شریعت

عطا کرتا ہے۔ مگر جب انسان اسے گندہ کر کے پھینک دیتا ہے تو وہ بدنما نظر آنے لگتی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شریعت نازل کر کے خدا نے مسلمانوں کو بھی ہزاروں قسم کے گندوں سے نکالا تھا۔ مگر آپ کے بعد آج پھر مسلمان اپنی غلطیوں سے انہی قید و بند کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکالا تھا۔ اور باوجود شریعت اسلامی کے پاک و مطہر ہونے کے خود مسلمانوں نے اس کو غیروں کے لئے بدنما داغ بنا رکھا ہے۔ مثلاً جب ان سے نماز کے لئے کہا جائے تو کہتے ہیں بڑی مصیبت پڑ گئی۔ حالانکہ اور ہزاروں قسم کی قیدیں جو انہوں نے خود اپنے اوپر لگا رکھی ہیں ان کی وہ پوری پوری پابندی کرتے چلے جائیں گے۔ مثلاً حقہ ہے یہ حقہ کی قید اسلام نے نہیں لگائی۔ بلکہ مسلمانوں نے خود اپنے اوپر لگا لی ہے۔ اب جہاں حقہ نظر آتا ہے۔ دس بیس آدمی اس کے ارد گرد اکٹھے ہو کر حقہ پینے لگ جائیں گے۔ مگر نماز کے لئے نہیں جائینگے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

ایک دفعہ قادیان میں ایک شخص آیا۔ اور ایک دن ٹھہر کر چلا گیا۔ جنہوں نے اسے بھیجا تھا انہوں نے خیال کیا کہ یہ قادیان جائے گا۔ اور وہاں کچھ دن ٹھہر کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سنے گا۔ وہاں کے حالات دیکھے گا تو اس پر احمدیت کا کچھ اثر ہو گا مگر جب وہ صرف ایک دن ہی ٹھہر کر واپس چلا گیا۔ تو ان بھیجنے والوں نے اس سے پوچھا کہ تم اتنی جلدی کیوں آ گئے؟ وہ کہنے لگا۔ توبہ کرو جی! وہ بھی کوئی شریفوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے؟ انہوں نے خیال کیا کہ شاید کسی کے نمونہ کا اچھا

اثر نہیں آیا ہو گا۔ جس سے اسکو ٹھوکر لگی ہو گی۔ انہوں نے پوچھا کہ آخر کیا بات ہوئی جو تم نے اتنی جلدی چلے آئے۔ ان دنوں قادیان اور بٹالہ کے درمیان اکے چلا کرتے تھے اس نے کہا میں صبح کے وقت قادیان پہنچا مہمان خانہ میں مجھے ٹھہرایا گیا میری تواضع اور آؤ بھگت کی گئی۔ ہم نے کہا سفر سے آئے ہیں راستہ میں تو کہیں حقہ پینے کا موقعہ نہیں ملا اب اطمینان سے بیٹھ کر حقہ پینگے اور آرام کرینگے ابھی ذرا حقہ آنے میں دیر تھی کہ ایک شخص نے کہا بڑے مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اوّل کو لوگ بڑے مولوی صاحب کہا کرتے تھے) اب حدیث کا درس دینے لگے ہیں پہلے درس سن لیں پھر حقہ پئینا ہم نے کہا چلو اب قادیان آئے ہیں تو حدیث شریف کا بھی درس سن لیں

حدیث کا درس

سن کر آئے تو ایک شخص نے کہا کھانا بالکل تیار ہے پہلے کھانا کھا لیں۔ ہم نے کہا ٹھیک بات ہے کھانے سے فارغ ہو کر پھر اطمینان سے حقہ پئینگے ابھی کھانا کھا کر بیٹھے ہی تھے کہ کسی نے کہا ظہر کی اذان ہو چکی ہے ہم نے کہا اب آئے ہیں چلو قادیان میں نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ چکے تو مرزا صاحب بیٹھ گئے اور باتیں وہاں شروع ہو گئیں۔ ہم نے کہا چلو مرزا صاحب کی گفتگو بھی سن لیں کہ کیا فرماتے ہیں۔ پھر چل کر حقہ پئیں گے۔ وہاں سے باتیں سنکر آئے اور آ کر پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر اطمینان سے بیٹھے اور حقہ سلگایا کہ اب تو سب طرف سے فارغ ہیں اب تسلی سے حقہ پیتے ہیں لیکن ابھی دو کش بھی حقے کے نہ لگائے تھے کہ کسی نے کہا عصر کی اذان ہو چکی ہے نماز پڑھ لو۔ حقہ کو اسی طرح چھوڑ کر ہم عصر کی نماز کو چلے گئے۔ عصر کی نماز پڑھ کر ہم نے خیال تھا کہ اب تو شام تک حقہ کے لئے آزادی ہو گی کہ کسی نے کہا بڑے مولوی صاحب مسجد اقصےٰ میں چلے گئے ہیں اور وہاں

قرآن کریم کا درس

ہو گا ہم نے سمجھا تھا کہ اب شام تک حقہ پینے کا موقعہ ملے گا پر خیر۔ اب آئے ہیں تو قرآن شریف کا درس بھی سن ہی لیتے ہیں بڑی مسجد میں گئے درس سنا اور سن کر واپس لوٹے تو مغرب کی اذان ہو گئی اور حقہ اسی طرح دھرا رہا اور ہم مغرب کی نماز کے لئے چلے گئے۔ نماز پڑھ کر پھر مرزا صاحب بیٹھ گئے اور ہم بھی مجبوراً بیٹھ گئے کہ مرزا صاحب کی باتیں سن لو۔ آخر وہاں سے آئے اور سوچا کہ اب شاید حقہ پینے کا موقعہ ملے لیکن کھانا آ گیا اور کہنے لگے کہ کھانا کھا لو پھر حقہ پینا۔ شام کا کھانا بھی کھا لیا اور خیال کیا کہ اب تسلی سے حقہ کے

نے بیٹھیں گے کہ عشاء کی اذان ہو گئی اور لوگ کہنے لگے نماز پڑھ لو خیر عشاء کی نماز کے لئے بھی چلے گئے نماز پڑھ کر خدا کا شکر کیا کہ اب تو اور کوئی کام نہیں رہا۔ اب پوری طرح فرصت ہے اور حقہ پیتے ہیں۔ لیکن ابھی حقہ سلگایا ہی تھا کہ پتہ لگا کہ باہر سے آنے والے مہمانوں کو عشاء کے بعد بڑے مولوی صاحب کچھ وعظ و نصیحت کیا کرتے ہیں۔ اب بڑے مولوی صاحب وعظ کرنے لگ گئے وہ ابھی وعظ کر ہی رہے تھے کہ سفر کی کوفت اور تکان کی وجہ سے ہم کو بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی۔ پھر پتہ ہی نہیں کہ ہم کہاں ہیں اور ہمارا حقہ کہاں ہے؟ صبح جو اٹھا تو میں نو اپنا بستر اٹھا کر وہاں سے بھاگا کہ قادیان میں شریف انسانوں کے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں اب دیکھو یہ حقہ کی قید لوگوں نے خود ہی اپنے اوپر لگا رکھی ہے۔ کسی

زمیندار کو دیکھ لو

وہ دو دو تین تین گھنٹے روزانہ اور بلسیول کام چھوڑ کر اور اپنا حرج کر کے بھی حقہ کے لئے ضرور وقت دے گا۔ اور جو لوگ اکٹھے بیٹھ کر حقہ پینے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ جتنا وقت صرف کرتے ہیں وہ دو تین گھنٹے سے قطعاً کم نہیں ہوتا۔ مگر نماز کے لئے دیکھو دن رات میں پانچ نمازیں مقرر ہیں اور .... نی نماز پانچ چھ منٹ لگتے ہیں۔ بلکہ ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ حنفیوں کی نماز پر تو دو تین منٹ سے زائد وقت لگتا ہی نہیں۔ اب گو اپنی مرضی سے جسے خدا توفیق دے وہ ایک نماز کے لئے گھنٹہ گھنٹہ لگا لے۔

مگر عام طور پر نماز پر آٹھ دس منٹ ہی لگتے ہیں۔ اور اس طرح پانچوں نمازوں پر پچاس منٹ یا ایک گھنٹہ صرف ہو گا۔ مگر پھر بھی جب تم ان کو نماز کے لئے کہو گے تو وہ یہی کہیں گے کہ کون نماز پڑھے۔ وقت بالکل نہیں ملتا حالانکہ اور جگہوں پر وقت خرچ کرنے کی قید لگی ہوئی ہے

فرق صرف یہ ہے

کہ انہوں نے وہ قید لگائی ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں لگائی اور وہ قید جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لگائی ہے۔ اس کو اپنے اوپر نہیں لگائینگے اسی طرح زکوٰۃ ہے لوگ مال خرچ کر لیتے ہیں مگر اس میں سے زکوٰۃ نہیں نکالیں گے ہمارے ملک میں تو اب حالت ایسی ہے کہ لوگوں کے پاس استادہ روپیہ ہی نہیں ہوتا اور جو کوئی روپیہ پیسہ ہوتا بھی ہے تو اس کے متعلق "آیا کھایا اور اڑایا" والی کیفیت ہوتی ہے۔ اور جس گھر میں روپیہ آیا اور کھایا اڑایا والا معاملہ ہوتا ہے۔ وہاں زکوٰۃ کیسے لگے گی۔

مگر باوجود اس کے آخر انسان بعض موقعوں کے لئے روپیہ جمع کر کے رکھتے ہیں مثلاً بیاہ شادی کے موقعوں کے لئے عموماً لوگ کچھ نہ کچھ جمع کرتے ہیں اور جو مال زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچے اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ لیکن لوگ زکوٰۃ کے لئے تو اس میں سے کچھ نہیں دیں گے اور سارا مال بیاہ شادی کے موقعہ پر اڑا دیں گے تو روپیہ تو وہ بھی خرچ کر دیتے ہیں مگر جہاں اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرچ کرنے کی قید لگائی ہے۔ وہاں خرچ نہیں کریں گے۔ تو بے شک بہت سی پابندیاں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے آکر لگائی ہیں مگر وہ پابندیاں بہت زیادہ ہیں جو آج مسلمانوں نے خود اپنی مرضی سے اپنے اوپر لگا رکھی ہیں اور جن میں وہ اپنا تمام روپیہ تباہ کر رہے ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا فیروزپور کا ایک واقعہ میں نے اخباروں میں پڑھا تھا کہ ایک شخص نے شاید ساٹھ روپے ساہوکار سے لئے تھے اور اب وہ ننانوے ہزار روپے سود در سود بن کر ہو گئے ہیں۔ اسلام نے بھی گو پابندیاں رکھی ہیں مگر وہ کہتا ہے کہ ہم تمہارے اوپر اتنا بوجھ ڈالیں گے جتنا تم اٹھا سکو۔ مگر ہم لوگوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کر کے اپنی مرضی سے اپنے اوپر ناقابل برداشت بوجھ ڈال رکھے ہیں۔ اور جہاں خدا کے دین کے لئے خرچ کرنے کو کہو کہیں گے۔ جی کہاں سے دیں؟ ہمیں تو آپ کھانے تک کو نہیں ملتا اسی طرح بیاہ شادی ہے۔ عیسائی ہندو۔ مسلمان وغیرہ سب ہی

بیاہ شادیوں پر پانی کی طرح روپیہ بہاتے ہیں

بلکہ مسلمان تو چونکہ ہندو بنیوں سے لے لے کر اخراجات کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ جو کچھ کماتے ہیں ان کی وہ ساری کمائی بنئے کے گھر ہی چلی جاتی ہے اور بنئے بھی جو کچھ جمع کرتے رہتے ہیں وہ جیسا کہ مثل مشہور ہے "بنئے کی کمائی بیاہ یا مکان نے کھائی" وہ سب بیاہ شادی کے موقعوں پر اڑا دیتے ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کا سارا روپیہ بیاہ کے موقعہ پر لڑکے والے لے جاتے ہیں اور وہ اس طرح کہ ان میں رواج ہے کہ جب

بیاہ پر جاتے ہیں

تو لڑکے والے لڑکی والوں سے پوچھتے ہیں۔ بتاؤ کیا دو گے؟ چنانچہ بنگال کی طرف یہ تمام رواج ہے بڑے بڑے لوگ بلکہ چوٹی کے خاندانوں میں جو ملک کے لیڈر ہیں

یا مسٹر وغیرہ کے خطاب رکھتے ہیں وہ بھی جا کر کہیں گے کہ دو گے کیا؟ اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لڑکے کو جس چیز کا زیادہ شوق ہو۔ وہ اس کا مطالبہ کرتا ہے مثلاً اگر اسے موٹر کا شوق ہے تو وہ کہہ دے گا مجھے موٹر لے دو یا اور جس چیز کی خواہش کرے لڑکی والے مہیا کر کے دیتے ہیں خواہ ان بیچاروں میں اتنی طاقت نہ ہو اور اگر وہ کہہ دیں کہ اس مطالبہ کو پورا کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تو لڑکے والے کہیں گے کہ اگر طاقت نہیں تو ہم تمہاری لڑکی لینے کے لئے تیار نہیں جاؤ کسی اور کو لڑکی دیدو۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات نہایت تکلیف دہ حالات پیش آجاتے ہیں اور کئی موقعوں پر لڑکیوں نے ایسی باتوں سے تنگ آکر خودکشیاں کر لی ہیں۔

بنکم چیٹر جی ایک بنگالی مصنف

نے کئی ایسے واقعات لکھے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قوم کے لوگ ایسے کام کرتے ہیں جن میں وہ اپنے اموال کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔ وہ اپنی دنیاوی خواہشوں کے مطابق خرچ کریں گے مگر اس طریق پر جسے ہر مذہب کے داناؤں نے پیش کیا ہے نہیں چلیں گے۔ اسی طرح ہمارے مسلمانوں کا حال ہے۔ ان میں بھی شادی بیاہ کے موقعوں پر نہایت بے دردی سے روپیہ اڑا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے نہایت

سادہ طریق پر شادیاں

کرنے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی لڑکی کا بیاہ دیکھو وہ کیسا سادہ تھا۔ مسجد میں صحابہ جمع ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور اپنی لڑکی حضرت فاطمہؓ کا حضرت علیؓ سے نکاح کا اعلان فرماتے ہیں پھر چند عورتیں لڑکی کو رخصت کرنے کے لئے آپ کے گھر جاتی ہیں آپ نے دودھ کا پیالہ منگوایا اپنی لڑکی اور داماد کو پلایا اور دعا کر کے لڑکی کو رخصت کر دیا۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ لڑکیوں کو کچھ دینا ہی نہیں چاہیئے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت ہی ایسی تھی کہ آپ کچھ دے نہیں سکتے تھے در حقیقت اس میں آپ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ جیسی جیسی تمہاری حالت ہو ویسا ہی معاملہ کیا کرو۔

اسی طرح آجکل بڑی شان و شوکت سے ولیمے کئے جاتے ہیں خواہ اپنی حیثیت اس قسم کے ولیموں کو برداشت نہ کر سکتی ہو دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقعہ کے لئے کیا حکم دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں اولم ولو بشاۃ کہ ایک بکری ذبح

کر کے ولیمہ کر دو اور لوگوں کو کھانا کھلا دو۔ اسی طرح مہر ہے لوگ اب اپنی حیثیت سے بہت

بڑھ چڑھ کر مہر

باندھتے ہیں بلکہ ہمارے ملک میں تو لاکھوں تک بھی مہر باندھے جاتے ہیں۔ مگر وہ مہر صرف باندھے ہی جاتے ہیں ان کے ادا کرنے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔ اس وقت جس نوجوان کا نکاح ہے ان کے والد میر اکبر علی صاحب کا نکاح بھی میں نے ہی پڑھا تھا اس میں مہر دس ہزار روپیہ تھا۔ میں جب نکاح پڑھنے لگا تو میں نے پیر صاحب سے کہا کہ اگر یہ مہر دینے کی نیت ہے تو اتنا مہر باندھیں ورنہ کم کر دیں اس پر وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا حضور میں نیت کرتا ہوں کہ یہ مہر ضرور ادا کروں گا شاید خدا نے ان کی اس وقت کی نیت اور نیک ارادہ کرنے کی وجہ سے بعد میں ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ انہوں نے دس ہزار روپیہ مہر ادا کر دیا۔ مگر لوگ تو ایسی حالت میں نکاح باندھتے ہیں کہ وہ خود کنگال ہوتے ہیں اور گھر میں کھانے تک کو کچھ نہیں ہوتا یہاں تک کہ نکاح کے وہ جوڑے بھی بنئے سے قرض لے کر لاتے ہیں مگر مہر دیکھو تو کیا ہو گا تین گاؤں ایک ہاتھی۔ اتنے گھوڑے اور اتنے روپے وغیرہ۔ میں نے خود تو کوئی ایسا واقعہ نہیں سنا مگر

مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی

لکھتے ہیں جو میں نے پڑھا ہے کہ مہر میں اتنی مکھیوں کے پر اور اتنے مچھروں کے انڈے بھی شامل ہوتے تھے گویا یہ ان کی بڑائی کا نشان ہوتا ہے اور ان کا خیال ہوتا ہے کہ ادھر ہماری بیٹی کی شادی ہوئی اور ادھر سارا ملک مکھیوں کے پر اور مچھروں کے انڈے جمع کرنے میں لگ جائیگا مگر دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عورت آتی ہے اور آکر کہتی ہے یا رسول اللہ میں اپنے آپ کو حضور کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں مجھے تو حاجت نہیں مگر ہم کسی اور نیک مرد سے تمہاری شادی کرا دیں گے۔ اسی مجلس میں سے ایک اور شخص اٹھ کر عرض کرتا ہے یا رسول اللہ مجھ سے کرا دیجئے آپ نے پوچھا کچھ پاس بھی ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ پاس تو کچھ نہیں۔ آپ نے کہا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی؟ معلوم ہوتا ہے وہ صحابی بھی بہت ہی غریب تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں آپ نے کہا اچھا قرآن شریف کی کوئی سورتیں ہی یاد ہیں؟ اس نے

جواب دیا ہاں "فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں آپ نے فرمایا چلو قرآن کریم کی یہ سورتیں ہی مہر میں یاد کرا دینا۔ در حقیقت

عورت کا مہر

اس لئے رکھا گیا ہے کہ بعض ضروریات تو خاوند پوری کر دیتا ہے لیکن بعض ان سے بھی زائد ضرورتیں ہوتی ہیں جن کو عورت اپنے خاوند پر ظاہر نہیں کر سکتی پس وہ اپنے اس حق سے ایسی ضروریات کو پورا کر سکتی ہے اس لئے اسلام نے مہر کے ذریعہ عورت کا حق مقرر کیا ہے اور وہ خاوند کی حیثیت کے مطابق رکھا ہے۔ مگر لوگ اتنا مہر باندھتے ہیں کہ بعض اوقات خاوند کی ساری ساری جائداد دے کر بھی وہ مہر پورا نہیں ہوتا اور اس طرح مقدمات ہوتے ہیں اور اب تو عدالتیں ایسے دعووں میں نصف مہر عورت کو دلا دیتی ہیں اور بعض مجسٹریٹ اتنے بڑے بڑے مہروں کو دیکھ کر ظالمانہ فعل کہہ دیتے ہیں اور بعض دفعہ مرد کی جائداد سے دلا بھی دیتے ہیں۔

اسی طرح ورثہ ہے

لوگ روپے کو اور اور طرح اڑا دیں گے یا بیاہ شادیوں پر لٹا دیں گے۔ مگر لڑکیوں کو ان کا جائز حق جو اسلام نے مقرر کیا ہے نہیں دیں گے شادیوں کے وقت اگر کہو کہ اس قدر خرچ نہ کرو تو کہیں گے اگر ہم یہ خرچ نہ کریں تو ہماری ناک کٹ جائے گی۔ مگر جونہی لڑکی مر جاتی ہے تو پہلے تو شاید ان کی مصنوعی ناک ہی کٹتی مگر اب چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سچ مچ ان کی ناک کٹ رہی ہوتی ہے۔ یعنی جب سود خوار ان کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں جب وہ عدالتوں میں مقدمات لئے پھرتے ہیں۔ جب جائدادیں قرق ہو رہی ہوتی ہیں تو اس وقت حقیقی طور پر ان کی ناک

کٹ جاتی ہے

اگر نکاح کے وقت وہ ایسا نہ کرتے تو شاید ان کی ناک کی چونچ بھی کٹتی یا نہ کٹتی؟ مگر اب تو سب کی سب کٹ جاتی ہے لیکن خدا تعالےٰ کا یہ حکم کہ لڑکیوں کو ان کا حق وہ وہ پورا نہیں کریں گے اور یوں سب کچھ تباہ و برباد کر لینا گوارا کر لینگے مگر

خدا تعالےٰ کا احسان ہے

کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ذریعہ پھر ہمیں ان قباحتوں سے بچا لیا جن میں آج مسلمان مبتلا ہیں۔ گو ابھی یہ تو نہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی غلطی نہیں کرتا۔ تاہم ہمارے اندر ایک خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ضرور ہے جو اسلامی تعلیم پر عمل کر رہی ہے اور رسم و رواج کی ان قیدوں سے آزاد ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہماری جماعت میں پہلے بھی بہت سے لوگ ایسے تھے جو لڑکیوں کو ورثہ دیتے تھے۔ لیکن اب تو جب سے پچھلے سال میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی جماعت کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دینے کی ہدایت کی ہے۔ سب نے اقرار کئے ہیں کہ وہ ضرور اسلامی تعلیم کے مطابق لڑکیوں کو ورثہ دیا کریں گے۔ چنانچہ بہت سے لوگ اپنے اقرار کے مطابق ایسا کر رہے ہیں۔ غرض

شریعت کا صحیح نمونہ ہماری جماعت میں موجود ہے

گو ابھی پورے طور پر نہیں مگر جتنے حصہ کے پورا کرنے کی ہمیں توفیق ملی ہے اس سے یہ اندازہ تو کیا جا سکتا ہے کہ ہم اس حصہ کے پورا کرنے سے بگڑے ہیں یا اچھے ہوئے ہیں؟ اگر اچھے ہوئے ہیں۔ اور پھر باقی حصے پر عمل نہیں کرتے تو اس صورت میں ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے زیادہ مجرم قرار پائیں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں کہہ سکتا ہے کہ جب تم لوگوں نے بعض حصوں پر عمل کر کے میرے احکام کا میٹھا اور پھلدار ہونا دیکھ لیا تھا تو پھر کیوں تم نے ان تمام احکام پر عمل نہ کیا؟

تو آدمی بہر حال کسی نہ کسی قید میں ہوگا۔ خواہ وہ شرعی قیود کو اپنے اوپر وارد کرے یا خواہ اپنی مرضی سے رسم و رواج کی پابندیوں میں اپنے آپ کو جکڑے۔ مگر وہ ضرور کسی نہ کسی قید میں ہوگا۔ ...... اور کسی قوم میں بھی اپنے کسی عزیز کی نسبت "مادر پدر آزاد" والی آزادی کو اچھا تصور نہیں دیا جاتا بلکہ کوئی اپنے لئے یہ الفاظ بھی سننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا کیونکہ "مادر پدر آزاد" والی "حریت" دراصل ایک گالی ہے۔ کہ فلاں شخص اپنے اوپر کسی قسم کی بھی قید نہیں لگاتا۔

تو جب ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر کوئی نہ کوئی قید لگانی ہی پڑتی ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی طرح غلامی کرنی ہی پڑتی ہے تو پھر کیوں نہ ہم

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی

اختیار کریں اور کیوں نہ ہم آپ کے فرمائے ہوئے احکام کی قیود کو اپنے اوپر وارد کریں۔ کیونکہ بڑے آدمیوں کی غلامی بھی تو ایسے اعلیٰ مقامات پر پہنچا دیتی ہے جہاں دوسرے لوگ پہنچنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک تحصیلدار ہے۔ اب بے شک تحصیلدار اپنی جگہ ایک بڑا آدمی ہے۔ لیکن جہاں ڈپٹی کمشنر کا بہرہ جا سکتا ہے کیا تحصیلدار وہاں جا سکتا ہے؟ پھر اور دیکھو ڈپٹی کمشنر جہاں خود جا سکتا ہے وہیں اس کا بہرہ بھی جا سکتا ہے۔ لیکن کئی مقامات پر ڈپٹی کمشنر نہیں جا سکتا مگر کمشنر کا بہرہ وہاں بھی پہنچ سکتا ہے۔

اسی طرح کمشنر کا بہرہ بھی صرف وہاں جا سکتا ہے۔ جہاں خود کمشنر جا سکتا ہو لیکن کئی مقامات پر کمشنر بھی نہیں جا سکتا۔ مگر گورنر کا بہرہ وہاں بھی پہنچ سکتا ہے۔

تو بڑوں کی غلامی بھی انسان کو بڑا

بنا دیتی ہے اور جب ہر انسان کو کسی نہ کسی رنگ کی قیدیں لگی ہوئی ہیں تو کیوں نہ ہم اپنی مرضی سے اپنے اوپر قید لگانے کی بجائے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیدوں کو

اپنے اوپر لگائیں اور آپ کی غلامی اختیار کریں جن کی غلامی سے بھی ہم کو عزت حاصل ہوگی اور جن کی بڑائی کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور بڑائی حاصل ہوگی*

الفضل

سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
(مینیجر)

کیا مذہب بے حقیقت ہے؟

از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی

اس زمانہ میں اشتراکیت کی مسموم فضا سے متاثر ہو کر روس اور بعض دیگر ممالک کے لوگوں نے مذہب کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھا ان کی نظر میں مذہب نسلِ انسانی کے لئے ضرر رساں اور مہلک چیز ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ دنیا میں جس قدر فتنہ و فساد برپا ہے۔ یہ سب مذہب کا ہی پیدا کردہ ہے۔ اگر مذہب کا وجود نہ ہوتا تو انسانوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع نہ ہوتی۔

جن لوگوں کی طرف سے مذہب کے خلاف اس قسم کا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مذہب کے قیام کے اصل مقصد پر صحیح معنوں میں غور و تدبر نہیں کیا اگر وہ حقیقت معلوم کرنے کی سعی کرتے تو وہ مذہب کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھتے۔

سوال یہ ہے کہ اگر مذہب کا وجود دنیا میں امن کو برباد کرنے کا باعث ہے تو جو لوگ مذہب سے محض بیگانہ اور اسے بے حقیقت قرار دیتے ہیں۔ ان میں تو باہمی الفت و محبت اور اتحاد و یگانگت کا ہونا از بس ضروری تھا۔ لیکن یہ چیز آج مذہب سے دُوری اختیار کرنے والی قوموں میں ہمیں نظر نہیں آتی۔ بخلاف اس کے واقعات عالم ہمیں اس امر کا پتہ دیتے ہیں کہ آدم کے بیٹوں کو موت کے گھاٹ اتارنے اور دنیا کے امن و امان کو برباد کرنے کیلئے لامذہب پیش پیش ہیں

جن لوگوں نے باوجود کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھنے کے اپنے مذہب سے بیگانگی اور عدم توجہی کی بنا پر نئے نئے خیالات و عقائد کو اپنے ہاں رائج کر رکھا ہے انہوں نے درحقیقت مذہب کے خلاف آواز اٹھانے والے لوگوں کو موقع دیا ہے کہ وہ ان کے خود تراشیدہ عقائد کی بنا پر مذہب کو بدنام کریں۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر مذہب فی ذاتہٖ اپنے اندر صداقت رکھنے والا ہوتا تو دنیا کے مختلف مذاہب میں اسقدر اختلافات کیوں نظر آتے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ چونکہ ہر زمانہ میں انسانی عقل و دماغ ایک جیسے نہ تھے بلکہ ازمنہ ماضیہ میں انسانی عقل بلوغت تک نہ پہنچی تھی اور انسانی طبائع بعض اہم احکام الٰہی کے بجا لانے کی برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ اس لئے خالق کائنات نے موقع و محل اور تقاضۂ زمانہ کے پیش نظر ایسے ہی احکام دنیا میں گذشتہ زمانوں میں نازل فرمائے جن پر انسان بآسانی عمل پیرا ہو سکتا۔ ہاں جوں جوں انسان نے ارتقاء کی منازل طے کیں۔ اور وہ انتہائی بلوغت کے مقام پر پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی صفت حکمیت کے ماتحت افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت کاملہ دے کر دنیا میں مبعوث فرمایا اور آپ کی اقتدا ہر انسان پر لازمی قرار دے دی گئی۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہی ایسا تھا جو نسل انسانی کے لئے کامل رہنمائی اور رہبری کا موجب ٹھہرتا اسی لئے خداوند تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

جب ہم دنیا کے مختلف مذاہب کی الہامی کتابوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں ہر مذہب کے اندر اصولی رنگ میں بعض اہم اور ضروری امور مشترک دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً جس قدر مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ اس امر کے مدعی ہیں کہ زمین و آسمان کا ایک خالق و مالک خدا ہے۔ اور یہ کہ انسانی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خدا تعالیٰ سے ایسا قلبی تعلق پیدا

(باقی صفحہ پر)

جامعہ احمدیہ — اور — احباب جماعت کا فرض

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو معلوم ہے۔ کہ اب تک جو تبلیغ اسلام کا کام بیرونی ممالک میں سرانجام پا رہا ہے۔ وہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالب علم اس ادارہ میں داخل ہوں۔ جو تبلیغ جیسے اہم فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس فرض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کے دولتمندوں اور درمیانی درجے کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے تا اس کے ذریعہ سے ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں۔ اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں۔ حاصل ہو سکیں۔ اور تا علوم کی نہر جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کی ہے۔ مثلاً نہروں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر یہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں۔ اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں"۔

(اخبار الفضل ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء)

اس وقت جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک اور بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور اب وہ اور ان کے والدین آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں۔ یہ وقت ہے۔ کہ احباب جماعت اپنے آقا کے اس فرمان پر کان دھریں۔ اور اپنے بچوں کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مدرسہ میں داخل کروا کر انہیں خدمت دین کے لئے تیار کروائیں۔

نوٹ:۔ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۱ ستمبر سنہ ۶۰ء کو جامعہ احمدیہ کھل رہا ہے۔

(وکیل التعلیم)

اعلان برائے داخلہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کلاسز (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم دفتر ہذا سے مل سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں معہ کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۲۸ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

احباب اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں تاکہ وہ اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ کالج کی فیس اور ہوسٹل کا خرچ بالکل واجبی ہے اور پنجاب کے تمام کالجز کی نسبت بہت کم ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نئے سال کے لئے داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہو کر ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گا۔ انٹرمیڈیٹ کلاسز میں آرٹس کے علاوہ میڈیکل گروپ اور پری انجینئرنگ گروپس کی تدریس کا عمدہ انتظام ہے۔ ڈگری کلاسز میں پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس سی اور بی اے کلاسز کے طلباء کو تیار کیا جاتا ہے۔ روایاتی عمدہ نتائج بہترین تعلیم کے شاہد ہیں۔ بی اے۔ بی ایس سی "آنرز" اور "پاس کورس" کے لئے جدید تعلیمی اصلاحات کے مطابق داخلہ ہوگا۔

داخلہ فارم کے ساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ دفتر میں دینا ضروری ہے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

احمدیہ سپورٹس کلب کی کامیابی!

مورخہ ۲۴ ۸/۶۰ بروز بدھ بعد نماز عصر احمدیہ سپورٹس کلب ربوہ اور اسلامیہ مسلم ہائی سکول سرگودھا کے درمیان ہاکی کا میچ ہوا جس میں احمدیہ سپورٹس کلب ربوہ چار گول سے جیت گئی۔

(سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب (ہاکی) ربوہ)

ہفتہ وقف جدید ــ ۳ تا ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

تحریک وقف جدید کی اہمیت کو احباب جماعت پر پوری طرح واضح کرنے کے لئے "ہفتہ وقف جدید" منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں مقررہ تاریخوں میں جلسے کر کے اور مؤثر تقاریر کے ذریعہ احباب جماعت کو اس تحریک کی برکات اور فوائد سے پوری طرح روشناس کرائیں۔

نیز ایسا انتظام فرمائیں کہ اس ہفتہ کے دوران تمام افراد جماعت تک وصولی اور وعدہ جات میں مزید اضافہ کی تحریک کی غرض سے پہنچا جائے۔ تا جماعت کا کوئی رکن بھی ایسا نہ رہے جو اس مبارک تحریک میں شرکت سے محروم رہ جائے۔

وصولی پر خاص زور دیا جانا چاہیئے۔ جن جماعتوں کی طرف سے اس ہفتہ کے اختتام تک سو فیصدی وصولی کی اطلاع موصول ہوئی۔ ان کے نام خاص طور پر دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اس وقت فوری وصولی کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ ورنہ کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

بقایا داروں کے لئے انتباہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ ان کے نام بقایا ہے"

وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا بقایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر غور کریں اور بقایا جلد ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ وہ اشاعت اسلام کے ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اطلاعات

داخلہ سینٹری انسپکٹرس کلاس ۶۱-۱۹۶۰ء } شرائط میٹرک۔ سائنس والے بالخصوص جن فزیالوجی والوں کو ترجیح۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات ۱۰ ۹/۶۰ تک بنام ڈین انسٹی ٹیوٹ آف ہائیجین اینڈ پریوینٹو میڈیسن ۶ بیڈن روڈ لاہور۔ پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ویسٹ پاکستان لاہور سے۔ (پ۔ٹ ۲۵ ۸/۶۰)

۲۔ سٹاک اسسٹنٹس ٹریننگ کورس } یک سالہ کورس کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور از ۱۰/۱ انٹرویو ۱۵ ۹/۶۰۔ اصل سندات پیش ہوں سارے کورس کی فیس ۱۰/- روپے۔ رہائش و خوراک کا انتظام بذمہ امیدوار۔ درخواستیں ۱۰ ۹/۶۰ تک بنام پرنسپل۔ شرائط: میٹرک۔ کاشتکاروں کو ترجیح (پ۔ٹ ۲۵ ۸/۶۰)

۳۔ داخلہ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول } اوورسیر کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۱ ۹/۶۰۔ پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ویسٹ پاکستان لاہور سے نقد قیمت پر۔ فارم درخواست شامل پراسپکٹس۔ (پ۔ٹ ۲۵ ۸/۶۰)

۴۔ داخلہ نشتر میڈیکل کالج ملتان } داخلہ فرسٹ ایئر۔ شرائط مرد و عورت۔ انٹرمیڈیٹ سائنس (میڈیکل) سیکنڈ ڈویژن۔ انٹرویو قابلیت کے معیار پر بمبر دار طلبی پر۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۸ ۹/۶۰ تک بنام پرنسپل۔ فارم ایڈمسٹریٹر نشتر میڈیکل کالج سے جوابی لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ (پ۔ٹ ۲۵ ۸/۶۰)

۵۔ داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ خیرپور میرس } (ا) سہ سالہ کورسز۔ ڈپلومہ ایسوسی ایٹ کورس (ا) الیکٹریکل انجینئرنگ (L.E.E) (ب) مکینیکل انجینئرنگ (L.M.E) شرائط: میٹرک (ریاضی سائنس و ڈرائنگ) ڈپلومہ مزید ایک سال عملی ٹریننگ کے بعد (۲) دو سالہ کورس (۱) مکینیکل ڈرافٹس مین شپ شرط میٹرک (ڈرائنگ و ریاضی) (ب) آرٹیزن کورس۔ شرط اینگلو ورنیکلر مڈل۔ شرط عمر ۱۵ تا ۲۰۔ امیدواران مندرجہ ذیل میں سے کسی ٹریڈ کا انتخاب کریں گے (۱) ٹرننگ و شیٹنگ (۲) فٹنگ و بلیک سمتھی (۳) فاؤنڈری (۴) پیٹرن میکنیک (۵) الیکٹریکل وائرنگ و فٹا لیشن (۶) مکینیکل ڈرافٹس مین (۷) کیبنٹ میکینک (۸) پلاسٹرنگ و بلڈنگ۔ تعلیمی، میڈیکل، ڈومی سائل و کیریکٹر سرٹیفکیٹ ہمراہ درخواست ہوں۔ پراسپکٹس مع فارم دس آنے کا لفافہ بھیج کر دفتر پرنسپل سے (پ۔ٹ ۲۵ ۸/۶۰)

۶۔ کومیونٹی ورکرس یو سی ڈی پی (U.C.D.P) } تنخواہ ۷۵-۵-۱۲۵۔ سواری الاؤنس ۲۵/- انٹرویو ڈسٹرکٹ لاہور میں۔ شرائط: میٹرک عمر ۲۵۔ درخواستیں ۱۰ ۹/۶۰ تک بنام سیکرٹری گورنمنٹ ویسٹ پاکستان میلہ ویلفیئر لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سول سیکرٹریٹ لاہور کے (پ۔ٹ ۲۶ ۸/۶۰)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ جو کہ صحابیہ ہیں ذیابیطس اور بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ اب بخار بھی ہے اور خون میں زہر پھیل گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میو ہسپتال میں بغرض اپریشن داخل ہوئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ (اہلیہ خلیفہ صلاح الدین احمد)

(۲) خاکسار کی نواسی صادقہ بیگم۔ اہلیہ ڈیم اعجاز احمد صاحب ہاشمی لاہور عرصہ دو تین ماہ سے بعارضہ اعصابی کمزوری اور معدہ وانتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا نذیر علی۔ ربوہ)

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ شدید جوڑوں کے دردوں سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کا بچہ مظفر احمد کافی دنوں سے بعارضہ اسہال و قے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہر دو کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (شریف احمد قادیانی احمد نگر)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز حسب قواعد ۱۵ ستمبر سے قبل مرکز میں بھجوا دی جائیں!

ناظم عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

کیا مذہب بے حقیقت ہے؟

(بقیہ صفحہ ۵)

گئے کہ اس کی نظیر دنیا کے رشتوں میں قطعاً نہ ملتی ہو۔ اس سلسلہ میں تمام مذاہب نے اپنے اپنے ماننے والوں کو عبادت الٰہی کی طرف خاص ....

طور پر توجہ دلائی ہے لیکن افسوس اس زمانہ میں مذہب کی اصل غرض کو بھول کر اکثر لوگوں نے شرک فی الذات اور شرک فی الصفات کے پیش نظر کئی ایک انسانوں اور دیگر چیزوں کو خدائے واحد کا ہمسر قرار دے رکھا ہے۔ اس قسم کے مشرک لوگوں نے مذہب اور اس کی مقدس آمد کے مقصد کو دراصل سمجھا ہی نہیں۔ اگر وہ مذہب کی اصلیت سے آشنا ہوتے تو ایسے غلط اور باطل خیالات کے کیوں مؤید ہوتے؟

جن برگزیدہ انسانوں نے اپنی ساری زندگی توحید الٰہی کے قیام کے لئے صرف کر دی ان کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ خدا تعالےٰ کی صفات میں برابر کے شریک تھے یا یہ کہ انہوں نے نعوذ باللہ خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ ان کی ہتک کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

علاوہ تعلق باللہ اور عبادت الٰہی پر زور دینے کے ہر مذہب نے اپنے ماننے والوں کو نیکی اختیار کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تعلیم دی ہے اور بتایا ہے کہ اگر تم نیکی اختیار کرو گے اور گناہوں سے مجتنب رہو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اللہ تعالےٰ کے مقرب بننے کی وجہ سے انعاماتِ روحانیہ کے وارث ٹھہرو گے بلکہ اسلام نے تو یہاں تک کہا ہے کہ نہ صرف یہ کہ اس دنیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف حاصل ہوگا۔ بلکہ دار الآخرت میں بھی تم رضا الٰہی کے پانے والے ہو گے۔

پس جہاں تک اصولی باتوں کا تعلق ہے تمام مذاہب کے ہاں کسی نہ کسی رنگ میں انکا پایا جانا ثابت ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اپنی اپنی سمجھ کے مطابق لوگوں نے ان روحانی امور کو مختلف رنگوں میں بیان کیا ہے اور اس طرح مذہبی قوموں کے نظریات میں بظاہر اختلاف دکھائی دیتا ہے لیکن اپنے اپنے زمانہ میں اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ انبیاء نے ایسے روحانی امور کو ایک ہی صورت میں بیان فرمایا تھا۔ کیونکہ ان مقدس ہستیوں کا منبع ایک ہی ذات تھی جس کی ہمکلامی سے یہ پاکباز لوگ دنیا کی رہنمائی فرماتے تھے

عصر حاضر میں اگرچہ لاکھوں انسان مذہب سے متنفر دکھائی دیتے ہیں لیکن مذہب میں جو قوت و تاثیر ہے اس کا تقاضا ہے کہ مذہب کی صداقت کو وہ لوگ بھی بامر مجبوری تسلیم کریں جو مذہب سے کوسوں دور ہیں۔

چنانچہ یورپ اور دیگر ممالک کے قلم دست اصحاب کو جن نامور شخصیتوں پر ناز ہے ان میں ڈاکٹر لیبان کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر لیبان متعدد کتب کے مصنف ہیں اور ان کی کئی ایک کتابوں کا ترجمہ انگریزی روسی۔ اسپینی۔ اٹالین۔ عربی اور اردو وغیرہ زبانوں میں شائع شدہ ہے۔ بقول مولانا عبد السلام صاحب ندوی "لیبان اگرچہ عقلی حیثیت سے مذہب کو اوہام و خرافات کا مجموعہ" سمجھتے تھے (انقلاب الامم صفحہ ۲۳)

لیکن مذہب خصوصاً اسلام نے جو تمدن کے اعتبار سے دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کیا ہے۔ اسے صاف الفاظ میں ڈاکٹر لیبان تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ

> "مذہب کی عظیم الشان قوت کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ ایک زمانے میں قوم کے فوائد قوم کے احساسات اور قوم کے خیالات کو متحد کر دیتا ہے اس لئے وہ ان تمام عناصر کا جن سے قومی روح پیدا ہوتی ہے دفعۃً قائم مقام ہو جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مذہبی قوت کے استیلاء سے قوم کا مزاج عقلی نہیں بدل جاتا تاہم تمام قوتوں کا رخ صرف ایک .... مقصد کی طرف ہو جاتا ہے۔ یعنی تمام طاقتیں اس جدید مذہب کی حمایت میں کھڑی ہو جاتی ہیں اور مذہب کی عظیم الشان طاقت کا راز اسی اصول کے اندر مضمر ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کی جن قوموں نے کارہائے نمایاں کئے ہیں اسی قسم کے مذہبی انقلاب کے زمانے میں کئے ہیں اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کی تاسیس اسی دور انقلاب میں ہوئی ہے۔ آنحضرت صلعم کے الہامی خیالات نے اسی طریقہ سے قبائل عرب میں اتحاد پیدا کیا اور ان لوگوں نے تمام قوموں کو زیر و زبر کر کے عظیم الشان سلطنت قائم کر لی۔"
>
> (انقلاب الامم صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ)

ڈاکٹر لیبان کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ مذہب اپنے اندر خاص جاذبیت اور روحانی طاقت رکھتا ہے پس وہ لوگ جو آج الحاد و دہریت کا شکار ہونے کی وجہ سے مذہب سے کنارہ کش ہیں۔ انہیں مذہب کی حقیقت کو سمجھنا چاہیئے ✣

درخواست دعا

خاکسار کا فرزند عزیز عبد الوہاب خان متعلم جماعت دہم بعارضہ بخار سخت بیمار ہے نیز میری اہلیہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں میں خود مشکلات اور کاروباری پریشانیوں میں عرصہ سے مبتلا ہوں قادیان کے بزرگ درویشوں و سلسلہ کے بزرگوں سے مریضوں کی شفایابی اور میری مشکلات کے حل کے لئے درخواست دعا ہے۔

اردن کے وزیر اعظم مسٹر مجالی ہلاک کر دیئے گئے

وزارتِ خارجہ میں بم پھٹنے سے سیکرٹری جنرل اور گیارہ دوسرے افسر بھی جاں بحق ہو گئے

عمان ۳۰ راگست شاہ حسین فرمانروائے اردن کے حکم سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزارت خارجہ اردن میں ایک بم پھٹا۔ جس سے مسٹر مجالی وزیر اعظم اردن جاں بحق ہو گئے قاہرہ ریڈیو کے اعلان کے مطابق یہ حادثہ کل پیش آیا اور اس میں مسٹر مجالی سمیت بارہ افسر ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل بھی شامل ہیں لیکن ابھی تک سرکاری طور پر ان اعداد و شمار کی تصدیق نہیں ہوئی۔

کہا جاتا ہے عمان میں ایک اور دھماکہ بھی ہوا ہے۔ شہر میں کرفیو نافذ کرنے کے بعد محاصرے کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بازاروں میں فوج گشت کر رہی ہے۔ عمان میں ہر قسم کی ٹریفک بند کر دی گئی ہے۔ شاہ حسین نے حفاظتی اقدامات کی کمان خود کی۔ بم کا دھماکہ ہوتے ہی فوج شہر کے اس علاقے میں داخل ہو گئی جس میں وزارتیں ہیں۔ فوج نے فی الفور اس سارے علاقے کو محاصرے میں لے لیا۔ اس کے بعد فوج گلیوں اور بازاروں پر پوری طرح قابض ہو گئی وزارت خارجہ کی عمارت بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اس کے ملبے سے بارہ سے زیادہ نعشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی طاقت ور بم کسی بنیاد میں رکھ دیا گیا تھا۔ جس کے پھٹنے سے ساری عمارت مسمار ہو گئی وزیر اعظم کا دفتر اس عمارت کی پہلی منزل میں اور وزارت خارجہ چوتھی منزل میں تھی۔ جن افسروں کی نعشیں برآمد ہوئی ہیں ان میں وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل بھی شامل ہیں۔ وزیر خارجہ موسیٰ ناصر عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے بیروت گئے ہوئے ہیں۔ اور مسٹر مجالی نے ان کی عدم موجودگی میں وزارت خارجہ کا کام بھی خود سنبھال رکھا تھا۔

ولادت:— اللہ تعالیٰ نے برادرم ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور کی لڑکی امۃ الہادی سلمہا اہلیہ سیٹھ محمد اقبال صاحب کراچی کو شادی سے تقریباً دس سال بعد پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ نومولودہ نیک صالحہ اور لمبی عمر والی ہو اور دونوں خاندانوں کے لئے باعث خوشی و برکت ہو آمین۔ (سردار رحمت اللہ محلہ دار الرحمت ربوہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

ربوہ ۔ ۲۵ راگست آج بعد دوپہر مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد کے فرزند منیر الدین صاحب سلمہ کی تقریب دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔

ان کا نکاح ۱۲ راگست ۱۹۶۰ء کو بمقام جہلم محترم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے محترم بابو عبد الکریم صاحب بٹ آف دار السلام مشرقی افریقہ کی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ بیگم سلمہا سے بعوض دو ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا اور اسی روز رخصتانہ ہوا۔ ۲۵ راگست ۱۹۶۰ء کو تقریب دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان سلسلہ اور ارکان صدر انجمن احمدیہ نے شمولیت فرمائی اور اختتام پر حضرت مولانا مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین +

درخواست دعا

میرا چھوٹا لڑکا ملک محمد خورشید کارکن طارق ٹرانسپورٹ پچھلے دنوں اچانک پتے کی تکلیف میں مبتلا ہو گیا تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر تاہم اصل مرض ابھی تک دور نہیں ہوا بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴